15- خمستانِ ازل کا ساقی

مولانا ظفر علی خان (1873ء-1956ء)

تعارف

مولانا ظفر علی خاں ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں کوٹ مہرتھ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام سراج الدین احمد تھا۔ آپ کا سن پیدائش نام سے 1295ھ بمطابق 1873ء ہے۔ مولانا ظفر علی خاں کے والد کرم آباد تحصیل وزیر آباد پنجاب کے زمیندار تھے اور محکمہ ڈاک میں ملازم تھے۔ ظفر علی خاں نے ابتدائی تعلیم وزیر آباد اور پٹیالے میں حاصل کی۔ پھر علی گڑھ سے بی۔ اے کر کے دارالترجمہ سے منسلک ہو گئے۔ وہاں آپ نے دکن رویو کے نام سے ایک رسالہ جاری کیا۔ ریاست حیدر آباد میں ان دنوں داغ دہلوی مرحوم کی شاعری کا بڑا شہرہ تھا۔ ظفر علی خان بھی داغ کے شاگردوں میں شامل ہوئے اور اصلاح لیتے رہے۔ 1909ء میں والد کے انتقال کے بعد وطن واپس آ گئے اور مرحوم کے جاری کردہ ہفت روزہ اخبار "زمیندار" کی ادارت سنبھالی اور اسے روزنامہ کر کے لاہور سے جاری کرنا شروع کر دیا۔

زمیندار ایک ایسا اخبار تھا جس نے تمام ہندوستانیوں کے دلوں میں مغربی سامراجی طاقتوں کے خلاف نفرت اور حقارت بھر دی۔ ظفر علی خان کا قلم اور زبان دونوں انگریزوں کے خلاف مصروف جہاد تھے۔ مولانا ظفر علی خان نے ایک تحریک نیلی پوش کے نام سے قائم کی جو ان کے مسلم لیگ میں شامل ہونے کے بعد مسلم لیگ نیشنل گارڈ میں تبدیل ہو گئی۔ اس نے قائداعظم کے باڈی گارڈ دستے کے طور پر فرائض انجام دیے۔ آپ کو انگریزی سے اردو ترجے پر اس قدر عبور تھا کہ قائداعظم کی تقریر کا فوراً ترجمہ کر دیا کرتے تھے۔ 1940ء کے تاریخی جلسہ میں قراردادِ پاکستان اور قائداعظم کی تقریر کا اردو ترجمہ آپ نے پیش کیا۔ مولانا ظفر علی خاں کو نبی کریم ﷺ سے بہت زیادہ عشق تھا۔ آپ کی نعتیں نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ کی محبت کی عکاس ہیں۔ آپ کا مزار وزیر آباد سیالکوٹ روڈ پر کرم آباد (سوہدرہ) میں ہے۔ آپ کی صحافتی خدامات کے نتیجے میں انہیں بابائے صحافت بھی کہتے ہیں۔

مرکزی خیال

مولانا ظفر علی خاں نے اس نظم میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اللہ کی رحمتیں سب کے لیے ہیں۔ اس کائنات کی ہر چیز گواہ ہے کہ وہ اکیلا ہی اس کا نظام چلا رہا ہے۔ وہ لوگوں کے ٹوٹے دلوں میں رہتا ہے۔ اور اُن کی غلطیوں کی پردہ پوشی کرتا ہے اور سب پر نظر کرم کرتا ہے۔

خلاصہ

شاعر اس نظم میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ کی ذات اس ساقی کی مانند ہے جو مے خانے میں سب کو شراب عطا کرتا ہے۔ اس کا لطف و کرم سب کے لیے ہے۔ اور اس کائنات کی ہر چیز، یہاں کا ہر موسم اس کی قدرت اور اس کے تنہا وجود کی گواہی دیتا ہے۔ وہ ٹوٹے ہوئے دلوں کی فریاد سنتا ہے اور انسانوں کی غلطیوں کو نظر انداز کر کے سب پر نظر کرم کرتا ہے۔

اشعار کی تشریح

کسی کو تشنہ لب رکھتا نہیں ہے لطفِ عام اس کا

مشکل الفاظ کے معنی

الفاظ	معنی
خمستان	خم شراب کے مٹکے کو کہتے ہیں
ازل	جس کے آغاز کا کسی کو علم نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے۔خمستانِ ازل کا ساقی ازل کے میکدے۔یعنی شراب خانے کا ساقی یعنی ازل کا مالک اللہ تعالیٰ صوفیاء کرام نے اللہ تعالیٰ کی معرفت کوشراب کے معنوں میں بھی استعمال کیا ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ایسے ساقی کی مانند ہے جو ازل سے لطف وعنایات اور مہر مروت کی شراب اپنے بندوں میں تقسیم کررہا ہے۔
دورِ جام	جام کا مطلب ہے پیالہ اور دور کا مطلب ہے گردش۔یعنی جام جو باری باری ہر ایک تک پہنچتا ہے۔ ماضی میں مے کدوں میں لوگ ایک دائرے میں بیٹھ جاتے تھے اور ساقی ان کے درمیان میں آکر انہیں باری باری شراب پلاتا تھا اس کے پاس ایک مینا یا صراحی ہوتی تھی جس سے وہ مےنوشوں کے جام بھرتا جاتا تھا۔ شاعر نے اسے علامت کے طور پر استعمال کیا ہے۔
تشنہ لب	پیاسا، جس کے ہونٹوں تک شراب نہ پہنچے
لطف عام	ایسا کرم یا مہربانی جو سب کے لیے یکساں ہو۔ جیسے بارش کا سب کے لئے برسنا۔ دھوپ کا سب کے لیے نکلنا۔
میکش	شراب پینے والا۔ شرابی

نوٹ: (الفاظ کے معنی طلبہ کی سہولت کے لیے دیئے گئے ہیں۔ امتحانی پرچہ میں لکھنے کی ضرورت نہیں جب تک ایسا لکھنے کی ہدایت نہ کی جائے)۔

تشریح:۔ مولانا ظفر علی خان اپنی اس حمد میں اللہ تعالیٰ کو اس ساقی سے تشبیہ دیتے ہیں جو میکدے یعنی شراب خانے میں موجود کسی بھی شرابی کو نظرانداز نہیں کرتا بلکہ چھوٹے بڑے، امیر غریب، کالے، گورے، عربی، عجمی سب کو یکساں اپنی عنایات سے مستفید کرتا ہے۔ جس طرح کسی شراب خانے میں کوئی ساقی باری باری سب کو شراب پلاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی نعمتیں سب کو یکساں ملتی ہیں۔ وہ بغیر کسی تمیز کے ہندو، مسلمان، سکھ ،عیسائی، یہودی اور پارسی یا کسی اور مذہب کے انسانوں کو نوازتا ہے اور کسی میں کوئی فرق نہیں رکھتا وہ سب کو رزق دیتا ہے اور اس کے مظاہر فطرت سب کو یکساں فائدہ پہنچاتے ہیں۔ مثلاً چاند اور سورج سب کے لیے یکساں روشنی دیتے ہیں، بارش سب کے لیے یکساں برستی ہے۔ درخت سب کے لیے یکساں پھل دیتے ہیں اور اُسکی رحمت کے دروازے سب کے لیے یکساں کھلے رہتے ہیں جو بھی اس کی طرف ایک قدم بڑھاتا ہے اس کی رحمت ستر قدم آگے بڑھ کر اسے اپنے دامن میں سمیٹ لیتی ہے۔ اگر کوئی اسکی رحمت سے محروم رہتا ہے تو اس میں اس کی اپنی خطا ہے اس کی رحمت میں کوئی کمی نہیں اور وہ رب العالمین ہے۔

شعر نمبر 2۔

گواہی دے رہی ہے اس کی یکتائی پہ ذات اس کی
دوئی کے نقش سب جھوٹے، ہے سچا ایک نام اس کا

تشریح: مولانا ظفر علی خان اس شعر میں اس بات کی وضاحت کررہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے۔ کوئی اسکا ثانی نہیں، کوئی اس کی برابری کرنے والا نہیں۔ اسکا ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس انداز سے نظامِ کائنات چلا رہا ہے کوئی دوسری ذات ایسا نہیں کرسکتی۔ اگر ہم اس نظام